ماہنامہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اخبار احمدیہ

نگران: مبارک احمد تنویر
(انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جماعت احمدیہ
جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر 23 شمارہ نمبر 08 - ماہ ظہور 1397 ہجری شمسی بمطابق اگست 2018ء

قرآن کریم

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجۡھَرُوۡا لَہٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَھۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ (الحجرات:3)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نبی کی آواز سے اپنی آوازیں بلند نہ کیا کرو اور جس طرح تم میں سے بعض لوگ بعض دوسرے لوگوں سے اونچی آواز میں باتیں کرتے ہیں اس کے سامنے اونچی بات نہ کیا کرو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں پتہ تک نہ چلے۔ (ترجمہ از۔حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث مبارکہ

عَنِ بْنِ عَبَاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قِیۡلَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ اَیُّ جُلَسَائِنَا خَیۡرٌ؟ قَالَ مَنۡ ذَکَّرَکُمُ اللّٰہَ رُؤۡیَتُہٗ وَ زَادَ فِیۡ عِلۡمِکُمۡ مَنۡطِقُہٗ. وَ ذَکَّرَکُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ عَمَلُہٗ

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کس کے پاس بیٹھنا (دینی لحاظ سے) بہتر ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے۔جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے“ (الترغیب والترہیب۔الترغیب فی مجالسة العلماء صفحة 1/76۔بحوالہ حدیقة الصالحین صفحہ:130)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلسہ سالانہ کے مقاصد کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

”۔۔۔اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں۔جو عنقریب اس میں آملیں گی۔کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔۔۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۴۱)

”۔۔۔سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں۔جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔۔۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۰۲)

”اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔۔۔“ (شہادت القرآن۔روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۹۴)

مشعل راہ۔ حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 22 جولائی 2011 کو فرمایا۔

”جلسے کا ایک بہت بڑا مقصد تعلق باللہ پیدا کرنا ہے۔اس لئے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے، کارکنان بھی اور مہمان بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس تعلق کو پیدا کرنے کے لئے اپنی نمازوں اور نوافل کی طرف بہت توجہ دیں، دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں کہ انہی میں ہمارے مسائل کا حل ہے۔۔۔

پس ہم وہ لوگ ہیں جن کو گو آپؑ کی زیارت کا شرف تو حاصل نہیں ہوا لیکن آپ کے دعاوی پر ایمان لانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو پورا کرنے والے بنے۔پس اپنی نمازوں اور نوافل میں بھی ہمیں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوتے ہوئے ان دنوں میں نمازوں اور نوافل میں سوز و گداز پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسیح موعود کو ماننے والا بنایا، اس کی توفیق عطا فرمائی۔۔۔

پھر ایک بات یہ بھی یاد رہے کہ جلسے پر لوگ آتے ہیں، میل ملاقات بھی ہوتی ہے، بعض لمبے عرصے کے بعد ایک دوسرے کو ملتے ہیں، بعض دفعہ نئی واقفیتیں پیدا ہوتی ہیں۔پھر خواہش ہوتی ہے کہ مل بیٹھیں ذرا مزید معلومات حاصل کریں، لیکن اس کے لئے جلسے کی کارروائی کے بعد وقفوں میں بیشک بیٹھیں اپنی مجلس لگائیں لیکن ان میں بھی اِدھر اُدھر کی فضول گفتگو کی بجائے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا ذکر ہو۔بہت سارے پیارے ہیں جو رخصت ہوئے ، ان کا بھی ذکر ہو، ان کی نیک یادوں کا ذکر ہو۔بعض نیک واقعات کا ذکر بعض کے نئے رشتے بھی ان دنوں میں قائم ہوتے ہیں تو اس وجہ سے بھی خاص طور پر بیٹھنا پڑتا ہے۔عورتوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے کہ صرف وقفے کے دوران باتیں کریں اور چاہے وہ اجتماعی قیامگاہیں ہیں یا وقفہ ہے یا گھروں میں ہیں، تو پھر وہاں بھی باتیں ایک حد تک ہونی چاہئیں۔بعض دفعہ لوگ ساری ساری رات جاگتے ہیں اور پھر صبح کی نماز بھی ضائع ہو جاتی ہے۔پس اتنا نہ جاگیں کہ رات کو نوافل اور فجر کی نماز ضائع ہو جائے بلکہ خاص اہتمام سے گھروں میں بھی اور جہاں بھی ٹھہرے ہوئے ہیں تہجد کا اہتمام ہونا چاہئے۔تبھی روحانی ماحول سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 12 اگست 2011 تا 18 اگست 2011۔صفحہ 7)“

قسط اول

جلسہ سالانہ کے آداب

(مکرم مبارک احمد تنویر ۔مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

انسانی فطرت ہے کہ انسان کسی بھی ہستی، مقام یا چیز کی قدر و قیمت کے حساب سے ہی اس کا ادب واحترام کرتا ہے۔فطرت کے اسی اصول پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''جب تک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال واسباب ہوتا ہے۔مثلاً روپیہ پیسہ کوڑی لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شئے ہے اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی ایک کوڑی کی حفاظت کیلئے وہ سامان نہ کرے گا جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یوں ہی ایک کونہ میں ڈال دے گا۔علیٰ ھذا القیاس جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے اس کی زیادہ حفاظت کرے گا''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 2،مطبوعہ انڈیا 2003)

اسی اصول کے پیش نظر آداب جلسہ سالانہ کو بیان کرنے سے پہلے جلسہ سالانہ کا مقام ومرتبہ جاننا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔اس سلسہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281،اشتہار 7 دسمبر 1892،اشتہار نمبر 91)

اس ارشاد کی روشنی میں جلسہ سالانہ بھی اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہے۔جلسہ سالانہ کے اسی مقام ومرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

''کون سی دنیاوی کشش ہے جو لوگوں کو یہاں کھینچ رہی ہے؟ ایک بھی نہیں، پھر لوگ کیوں یہاں آتے ہیں ان کے آنے کی ایک ہی وجہ ہے اور وہ کوئی دنیاوی نہیں بلکہ دینی غرض ہے اور وہ یہ کہ خدا کے نبی نے کہا کہ یہاں تم آؤ تا تمہیں روحانی غذا ملے اور خدا نے اسے کہا کہ تم دن مقرر کرو کہ لوگ سفروں کو طے کر کے یہاں جمع ہوں پس قادیان میں لوگ صرف اسی ایک غرض کے لئے آتے ہیں اور صرف اسی روحانی غذا کی خواہش ان کو یہاں لاتی ہے۔پس ہمارا جلسہ شعائر اللہ ہے۔

(خطبات محمود جلد 9 ص 397)

اب دیکھتے ہیں وہ مقام، مجالس یا وجود، جو شعائر اللہ ہوں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔:

وَ مَنۡ یُّعَظِّمۡ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّہَا مِنۡ تَقۡوَی الۡقُلُوۡبِ .(سورة الحج:33) .

حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اللہ (تعالیٰ) کی مقرر کردہ نشانیوں کی عزت کریگا اس (کے اس فعل) کو دلوں کا تقوٰی قرار دیا جائے گا۔(ترجمہ از تفسیر کبیر جلد ششم، صفحہ:45)

''باادب بانصیب، بےادب بےنصیب''

سلیم فطرت انسان ہر جگہ اور مقام پر باادب رہتا ہے اور بانصیب ہوتا جاتا ہے جبکہ شریر انسان بےادب ہو کر بےنصیب بن جاتا ہے۔یہ قانون تو عام انسانی زندگی میں کارفرما نظر آتا ہے۔لیکن روحانی زندگی کا تو اول وآخر سب کا سب ہی ادب سے مرصع ہوتا ہے۔اسی روحانی ترقی کی بنیادی کنجی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دستور تھا کہ آپ آنحضرت ﷺ کی مجلس میں اس طرح بیٹھتے تھے جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے۔اور اس کی وجہ سے انسان سر اوپر نہیں اٹھا سکتا۔یہ تمام انکا ادب تھا۔۔۔صحابہ بڑے متادّب تھے اس لئے کہا ہے کہ اَلطَّرِیۡقَۃُ کُلُّھَا اَدَبٌ. جو شخص ادب کی حدود سے باہر نکل جاتا ہے تو پھر شیطان اس پر دخل پاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کی نوبت ارتداد کی آجاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم، صفحہ:455،مطبوعہ قادیان 2003ء)

شعائر اللہ کا ادب کرنا کوئی معمولی نیکی نہیں اور نہ ہی ان کے ادب کا لحاظ نہ رکھنا کوئی معمولی گناہ ہے اور یہ بات حضرت مصلح موعودؓ کی مندرجہ بالا آیت کی تفسیر سے بالکل عیاں ہے۔حضرت مصلح موعودؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا اس کے شعائر کی عظمت بجالانا۔اس کی مقرر کردہ عزت والی جگہوں کی تعظیم کرنا اور اس کے نشانات کی حرمت کو قائم رکھنا خدا تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔بلکہ اس سے خود انسان کے اپنے دل میں نیکی پیدا ہوتی ہے اور تقوٰی میں وہ ترقی کرتا ہے۔

وَ مَنۡ یُّعَظِّمۡ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّہَا مِنۡ تَقۡوَی الۡقُلُوۡبِ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ تعظیم شعائر اللہ تقوی القلوب میں داخل ہے۔یعنی متقی ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نشانات کی عزت وتوقیر کرنا ضروری ہوتا ہے۔کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر دلالت کرتے ہیں۔

درحقیقت اسلام نے یہ کلیہ پیش کیا ہے کہ انسان کے ظاہری اعمال کا اس کے باطن پر اور اس کے باطن کا ظاہر پر اثر پڑتا ہے۔پس جو شخص ان مقامات کا ادب کرتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار ہوا ہو یا ان ہستیوں کا ادب کرتا ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا کلام اترا ہو یا اسکے نشانات کی حامل ہوں تو چونکہ یہ ادب اس کے دل کے تقوٰی اور خشیت الٰہی کی وجہ سے ہوگا۔اس لئے طبعی طور پر اس کی دلی پاکیزگی کا اس کے ظاہر پر بھی اثر پڑے گا۔اور اس طرح وہ ظاہری اور باطنی دونوں طور پر نیکیوں سے آراستہ ہو جائیگا۔

یہ آیت گو بہت چھوٹی سی ہے لیکن انسان کے فرائض اور اس کی ذمہ داریوں کو اس میں ایسے کھلے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔کہ اگر کوئی شخص سمجھ اور عقل سے کام لینے والا ہو تو وہ اسی کے ذریعہ اپنے تمام اعمال درست کرسکتا ہے۔انسان کی تمام تر سعادت اسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شعائر کا ادب کرے اور ان کی عظمت کو ہمیشہ ملحوظ رکھے۔ورنہ اس کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔''

(تفسیر کبیر، جلد 6، صفحہ:46 تا 47)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جلسہ سالانہ کو شعائر اللہ قرار دیتے ہوئے لفظ شعائر کی وضاحت فرماتے ہیں:۔

''لغت عربی میں شعائر (جو شعیرہ کی جمع ہے) کے معنی ہیں کُلُّ مَا جُعِلَ عَلَمًا لِطَاعَةِ اللّٰہِ یعنی وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے بطور نشان قائم کیا جائے۔۔۔جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ شعائر اللہ کے معنی ہیں وہ علامات جو یہ بتاتی ہیں کہ ان کی عزت کرکے اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے اور ان کی بے حرمتی کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے۔''

(خطبات ناصر جلد دوم، صفحہ:1022 تا 1025)

سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ اسی مضمون کو ایک اور رنگ میں بیان فرماتا ہے۔ذٰلِكَ وَ مَنۡ یُّعَظِّمۡ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَہُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ---(سورة الحج: 31) ۔ترجمہ:''یہ (ہم نے حکم دیا)۔اور جو بھی ان چیزوں کی تعظیم کرے گا جنہیں اللہ نے حرمت بخشی ہے تو یہ اس کے لئے اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے۔''۔پھر اللہ تعالیٰ سورۃ المائدہ میں فرماتا ہے۔یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰہِ--- (سورة المائدہ: 3)۔ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شعائر اللہ کی بے حرمتی نہ کرو۔

مندرجہ بالا اِرشادات سے یہ امر واضح ہوگیا کہ شعائر اللہ کی ظاہری و باطنی عزت اور ان کے آداب کا پورا خیال رکھنا انسان کو اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول بناتا ہے اور انہی شعائر اللہ کے آداب کا خیال نہ رکھنا انسان کو اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور اس کے سلب ایمان کا سبب بن جاتا ہے۔

اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ نے اور آپ کے خلفاء نے جلسہ سالانہ پر شامل ہونے والوں کے لئے بار بار جلسہ سالانہ کے آداب یعنی یہ دن کیسے گزارنے ہیں کا ذکر فرمایا اور جو جو غلطیاں انسان کو اس جلسہ سے وابسطہ برکات سے محروم کرنے والی ہیں ان کو بھی کھول کھول کر بیان کیا تا کہ ہم سب ہی ان تین دنوں میں اللہ تعالیٰ کے افضال اور برکات سے مالا مال ہو کر اپنے گھروں کو لوٹیں۔

اب جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے اس کے آداب کو دو حصوں میں تقسیم کر کے بیان کیا جاتا ہے تاکہ ان کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے میں آسانی رہے۔

الف۔ وہ اُمور جن کا خیال رکھنا اور ان پر عمل کرنا ہر ایک لئے ضروری ہے۔

ب۔ وہ غلطیاں جن کا ادراک حاصل کرنا اور پھر پوری کوشش سے ان سے ان تین دنوں میں خود بھی بچنا اور دوسرے شاملین کو بھی اگر وہ کسی غلطی کا ارتکاب کریں تو مناسب رنگ میں پیار سے اس سے بچنے کی توجہ دلانا۔

الف۔وہ اُمور جن کا خیال رکھنا اور ان پر عمل کرنا ہر ایک لئے ضروری ہے۔

1۔ نیت کا درست ہونا

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

''إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ...''

(صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ)۔ یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے تمام احباب کو اسی مقصد کی نیت کے ساتھ شامل ہونا چاہئے جو مقصد حضرت مسیح موعودؑ نے اس جلسہ سالانہ کا بیان فرمایا، آپؑ نے فرمایا کہ:

''تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروانہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔۔۔''

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4، صفحہ: 351)

بیعت کے مقصد کو پانے کے لئے جو آپؑ نے فرمایا کہ

''اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔''

اب انہی برکات کو جو ایک حصہ عمر خرچ کر کے حاصل ہوتی ہیں ہم جیسے کمزوروں پر رحمان و رحیم خدا نے رحم کرتے ہوئے اپنے فرستادہ کے ذریعے تین دن مقرر فرما دیئے تا کہ ہم سب ہی ان برکات سے ان تین دنوں میں مالا مال ہونے کی پوری کوشش کریں اور ایک لمحہ بھی ان تین دنوں کا ضائع کرنا ایسا ہی لگے کہ گویا ہمارا سب کچھ ہی لٹ جائے گا۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں۔

''قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہئے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقرر پر حاضر ہوسکیں۔۔۔ اِس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز اُن دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ اَرْحَمُ الرَّاحِمِین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔۔۔''

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4، صفحہ: 352-351)

اسی صحت نیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کی روشنی میں فرماتے ہیں:

''پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ جلسے پر آنے والے اس ارادے اور نیت سے آئیں کہ دین دنیا پر مقدم ہو جائے اور دینی مہمات کے لئے ان میں ایک جوش اور سرگرمی نظر آئے۔''

(خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ، 22 جولائی 2011ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 2 نومبر 2012ء صفحہ: 13)

جلسہ کی آمد سے پہلے ہی ہر ایک کو یہ نیت کرنی چاہئے اور جب جلسہ کے لئے سفر کا آغاز کریں تو اس نیت اور شامل ہونے کے مقصد کا پھر پوری فیملی کے ساتھ سے عہد کریں۔

2۔ حصول مقصد کے لئے کوشش اور مسلسل دعا کرنا

حضرت مسیح موعودؑ نے جو مقصد اس میں شامل ہونے کا قرار دیا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل دعا کریں اور اپنے اہل وعیال سمیت پوری کوشش کر کے ان تین دنوں میں اس روحانی منزل کو حاصل کریں۔ اس سلسلہ میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ہمیشہ اپنے سامنے جلسے کے وہ مقاصد رکھنے ہیں اور رکھنے چاہئیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمائے ہیں۔ آپ کی جلسے کی غرض و غایت اپنے ماننے والوں کو اس روحانی ماحول میں رکھ کر ایک ایسا نمونہ بنانا تھا جو دنیا کے لئے قابل تقلید ہو، جس کے پیچھے دنیا چلے۔ آپؑ نے فرمایا: میرے ماننے والوں کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)۔ یعنی انہیں ہر وقت آخرت کی فکر ہو۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ انسان اپنی کوشش سے یہ مقام حاصل نہیں کرسکتا۔ ہاں اس کے لئے جس حد تک عملی کوشش ہوسکتی ہے کر کے پھر دعاؤں میں لگ جائے کہ اے اللہ دنیا کے مسائل اور روکیں قدم قدم پر میری راہ میں حائل ہیں تو اپنے فضل سے مجھے اس راستے پر چلا دے جو تیری رضا کا راستہ ہے۔ میرے دل میں اپنا خوف ایسا بھر دے جو ایک پیارے اور اپنے محبوب کے لئے ہوتا ہے۔ کسی ظلم کی وجہ سے وہ خوف نہیں ہوتا بلکہ محبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کہیں میرا کوئی عمل تیری ناراضگی کا موجب نہ بن جائے۔ میرا ہر قدم ان نیکیوں کی طرف اٹھے جن کے کرنے کا تو نے حکم دیا ہے اور میری سوچ ہر اس بات سے نفرت کرتے ہوئے اسے اپنے دماغ سے نکالنے والی ہو جس کے نہ کرنے کا تو نے حکم دیا ہے۔ میں تقویٰ پر چلتے ہوئے حقوق العباد بھی ادا کرنے والا بنوں اور حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف بھی ہر وقت میری توجہ رہے اور میں اس چیز کو حاصل کرنے والا بن جاؤں جو تو نے میری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے۔ یعنی عبادت اور عبادت کا بھی وہ معیار حاصل کرنے والا بن جاؤں جو تو اپنے بندوں سے چاہتا ہے۔ اخلاق فاضلہ میں بھی ایک ایسا نمونہ بن جاؤں جس کی تقلید کرنا لوگ فخر سمجھیں۔ پس اس جلسے میں شامل ہو کر اپنی دعاؤں اور سوچوں کے یہ دھارے بنانے کی ضرورت ہے۔''

(خطبات مسرور، جلد 12، صفحہ 519-520)

3۔ جلسہ کی مکمل کاروائی کو پوری توجہ اور غور سے سننا اور پھر اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

''پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدم توجہ بہت برے نتیجے پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ہیں ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔۔۔ پس یاد رکھو جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑی غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 104۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ انڈیا)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''جلسہ پر آنے والوں کو جلسہ کے پروگراموں کو جلسہ کے اُوقات میں جلسہ کی مارکی میں (یہ جلسہ گاہ جو ہے، اس میں) خاموشی سے بیٹھ کر سننے کو یقینی بنانا چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ مؤرخہ 12 اگست 2016ء)

نیز فرمایا:

''آٹھ نو سال کے بچے جو مردوں کے ساتھ ہوتے ہیں، وہ اتنے چھوٹے نہیں ہوتے کہ ان کو بہلانے کے لئے مرد باہر نکل جائیں اور جلسہ کی کاروائی کے دوران ان بچوں کو کھیلنے کی اجازت دیں۔ اس طرح تو بچوں میں کبھی بھی جلسے کا احترام پیدا نہیں ہوگا۔ سات سال کے بعد نماز کی یقین دہانی کی طرف توجہ اس لئے ہے کہ بچہ ہوش میں ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو بتانا چاہئے کہ تم ایک مقصد کے لئے آئے ہو تو ابھی سے سیکھو۔ بچپن سے اگر ٹریننگ نہیں دیں گے تو پھر بڑے ہو کر بھی جلسے کا تقدس کبھی قائم نہیں رہے گا۔ پھر یہ ہوتا ہے کہ بچوں کا بہانا بنا کر باپ بھی باہر پھرتے رہتے ہیں، پھر شکایتیں آتی ہیں، بچے کھیل رہے ہوتے ہیں اور جلسے کا ایک غلط تاثر پیدا ہو رہا ہوتا ہے۔

اسی طرح شکایتیں ہوتی ہیں کہ عورتیں بھی جلسہ کی کاروائی سننے کی بجائے باہر بیٹھ کر باتیں کرتی رہتی ہیں انہیں بھی چاہئے کہ جلسے کی تقریریں سنیں۔۔۔ پس اس بات کی اہمیت کو سمجھیں اور جلسے کی حاضری کو صرف شامل ہو کے نہ بڑھائیں بلکہ اندر بیٹھ کر، سن کر اس جلسے کا صحیح فائدہ اٹھائیں۔''

(خطبات مسرور، جلد 12، صفحہ 525-526)

یہ بات تو کسی طور پر مومن کی شایان شان نہیں کہ خلیفہ وقت جلسہ یا کسی جگہ خطاب فرما رہے ہوں تو خود بولے یا اس مجلس سے بلا اجازت چلا جائے۔ حضرت مصلح موعودؓ اس غلطی کی سنگینی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''یہی حکم اپنے درجہ کے مطابق خلفیہ الرسول اللہ پر بھی چسپاں ہوتا ہے اور اس کی آواز پر جمع ہو جانا

Vol. 23 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 08
Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652,Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

بھی ضروری ہوتا ہے اور اس کی مجلس سے بھی چپکے سے نکل جانا بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے۔“

(تفسیر کبیر، جلد6، صفحہ:409)

4۔ ذکرِ الٰہی اور درود شریف میں وقت گزارنا

ہمارے جلسہ کا بنیادی مقصد اللہ کے نام کی بلندی اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کا عملی اظہار کرنا ہے اور اس مقصد کے لئے آنحضرت ﷺ پر دلی حضور اور درد کے ساتھ کثرت سے درود ان ایام میں پڑھنا ہمارا فرض ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”ان دنوں میں فرض اور نفل عبادتوں کے علاوہ ذکر الٰہی بھی کرتے رہیں۔ ذکر الٰہی سے خیالات پاک رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے اور انسان برائیوں سے بچا رہتا ہے۔“

(روزنامہ الفضل 13 اکتوبر 2016ء صفحہ:3)

نیز درود کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

”ہمارے جلسوں کا ایک بہت بڑا مقصد تو یہی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمایا اور بیعت کی غرض بھی یہ بیان فرمائی کہ ”اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آ جائے۔“ (آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351) دل پر محبت تو اس وقت غالب آ سکتی ہے جب ہم آپؐ پر دل کی گہرائی سے درود بھیجیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہ حکم ہے اور پھر اپنی حالتوں کو بھی اس کے مطابق ڈھالیں اور ڈھالنے کی کوشش کریں جس کا اسوہ آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ آپؐ کی محبت کی وجہ سے آپؐ پر درود اور آپؐ کی اتباع پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کو بھی حاصل کرنے والا بنائے گی۔ پس جمعہ کے دوران بھی، جمعہ کے بعد بھی خاص طور پر اور باقی دو دنوں میں بھی ایک توجہ کے ساتھ درود اور ذکر الٰہی میں ہر ایک کو وقت گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرماتے ہوئے ہمارے مخالفین کے تمام منصوبوں کو ان پر الٹائے۔“

(خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ مورخہ 21 اگست 2015ء بمقام حدیقۃ المہدی)

5۔ السلام علیکم کو رواج دینا

جیسا کہ خاکسار نے پہلے بھی عرض کیا کہ ہمارا جلسہ سالانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پر حکمت تعلیم کا ایک علمی اظہار ہوتا ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کے فرمان

”اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ“

(صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان أنّہ لا یدخُلُ الجنّۃ إلّا...) یعنی آپس میں کثرت سے ایک دوسرے کو السلام علیکم۔۔۔ کہا کرو۔ اسی فرمان رسول مقبول ﷺ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

” اعلیٰ اخلاق کے اظہار کے بارے میں ایک مسلمان کو یہ بھی حکم ہے کہ سلامتی کا پیغام پہنچائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ“ کہ ہر اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کرو۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب افشاء السلام من الاسلام حدیث نمبر 28)

یہ ایک ایسا حکم ہے اور نسخہ ہے کہ اگر اس پر اس کی روح کو سمجھتے ہوئے عمل کیا جائے تو دنیا کے فسادوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ جب انسان ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا دے رہا ہو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ دل میں بغض، کینہ، نفرت یا تکبر کے جذبات ابھریں شرط یہ ہے کہ دل سے آواز نکل رہی ہو۔ اگر یہ برائیاں نہ ہوں تو پھر اس بات کا بھی سوال نہیں کہ معاشرے میں کسی قسم کا فساد ہو۔ پس سلامتی کے پیغام کو بہت وسعت دینے کی ضرورت ہے اور اسلام نے وسعت دے دی کہ صرف اپنوں اور اپنے جاننے والوں کے لئے یہ پیغام نہیں ہے بلکہ ہر ایک کو یہ پیغام دو۔ پس جلسے پر آنے والے ہر شخص کو جہاں اس بات کی پابندی کرنی چاہئے، یہ کوشش بھی کرنی چاہئے کہ اس ماحول میں ایک دوسرے پر اس قدر سلامتی بکھیریں کہ پورا ماحول سلامتی بن جائے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور سلامتی کو حاصل کرنے والے بن جائیں۔“

(خطبات مسرور، جلد12، صفحہ 525)

6۔ پابندی نماز اور نمازوں کے اوقات میں وقت پر آکر نماز کے لئے بیٹھ جانا

ہمارا جلسہ سالانہ میں شامل ہونا اسی مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا یعنی عبادت۔ اور عبادت میں نماز کا جو مقام ہے وہ سب پر واضح ہے۔ اسی اہم رکن کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”نمازوں کی طرف بھی خاص توجہ ان دنوں میں رکھیں۔ صبح فجر کی نماز میں میں نے دیکھا تھا لوگ یہاں ہال میں سوئے ہوئے تھے اور نماز بھی ہو گئی تو سوئے رہے تھے۔ حالانکہ تہجد بھی یہاں پڑھی گئی تھی، پھر نماز بھی پڑھی گئی لیکن ان میں سے بعض جوان بھی تھے، سوئے ہوئے تھے۔ اگر کوئی بیمار بھی ہے تو نماز پڑھنا تو بہرحال ضروری ہے۔ اٹھ کے نماز پڑھیں اور پھر سوئیں۔“

(خطبات مسرور، جلد10، صفحہ 352)

پھر آپ نے بروقت نماز کے لئے آنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

”جلسے میں شامل ہونے والے اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ نمازوں کے اوقات میں وقت پر آ کر بیٹھ جایا کریں تاکہ بعد میں آنے کی وجہ سے شور نہ ہو۔۔۔ میں نے دیکھا ہے کہ میرے آنے کے بعد اور نماز شروع ہونے کے بعد بھی کافی تعداد میں لوگ اندر آتے ہیں۔۔۔ اگر پہلے آ گئے ہیں تو دعائیں اور ذکر الٰہی کرتے رہیں۔ اس کا بھی ثواب ہے۔۔۔ پس اس ثواب کو بھی ضائع نہیں کرنا چاہئے اور یہی ان تین دنوں کا صحیح استعمال ہے۔ بجائے اس کے باہر کھڑے اِدھر اُدھر کی باتوں میں مصروف ہوں اور جب میں آ جاؤں اور نماز شروع ہو جائے تو پھر اس کے بعد اندر آنا شروع ہوں۔۔۔“

(خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ 12 اگست 2016ء بمقام حدیقۃ المہدی، الفضل انٹرنیشنل، 2 ستمبر تا 8 ستمبر 2016ء، صفحہ 7)

7۔ اس قیمتی وقت کا صحیح استعمال کرنا

انسانی زندگی کے تمام اوقات ایک جیسے نہیں ہوتے بلکہ بعض اوقات چند لمحے انسان کی قسمت سنوارنے والے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بن جاتے ہیں۔ اور یہ جلسہ کے دن انہی لحات پر مشتمل ہیں جو قسمتیں سنوارنے والے ہیں۔ ان دنوں کی قدر و قیمت کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”اس امر کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ یہ دن سال میں صرف تین ہوتے ہیں ان کو اس طرح مضبوطی سے پکڑنا چاہئے جس طرح ایک پھسلنے والی مچھلی کو پکڑا جاتا ہے، جس طرح مچھلی اگر پھسلے تو فوراً دریا میں چلی جاتی ہے اسی طرح اگر یہ تین دن ضائع ہو گئے تو سمجھو کہ تمہارا سارا سال ضائع ہو گیا۔“

(خطبات محمود 1941ء، جلد22، صفحہ 710)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”ان قیمتی لحات کو ضائع نہ ہونے دیں۔ کوشش کریں کہ ایک ایک لحہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے والا ہو اور ہمارا کوئی لحہ بھی شیطان چھین کے لے جانے میں کامیاب نہ ہو۔“

(خطابات ناصر، جلد اول، صفحہ:259)

پھر فرماتے ہیں:

”یہاں آپ کچھ سیکھنے کے لئے آتے ہیں اس لئے کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ سیکھیں یہاں آپ کچھ حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں پس کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ حاصل کریں۔ یہاں آپ کچھ پانے کے لئے آتے ہیں خدا کرے کہ آپ کو اتنا ملے کہ آپ کی جھولیاں بھر جائیں اور آپ کے لئے اس کا سنبھالنا مشکل ہو جائے۔“

(خطابات ناصر، جلد دوم، صفحہ:165)

(باقی آئندہ۔ انشاءاللہ)